بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز ہفتہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۱۳ شعبان ۱۳۹۲ھ ، ۲۳ تبوک ۱۳۵۱ ہش ، ۲۳ ستمبر ۱۹۷۲ء | نمبر ۲۱۷

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۔ ۲۲ تبوک ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارہ میں آج صبح کی اطلاع میں محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ :۔

" حضور کو کچھ عرصہ سے دانتوں کی تکلیف تھی ۔ چنانچہ آج لاہور سے ڈاکٹر ہمایوں اختر صاحب تشریف لائے ۔ اور ایک دانت جو کہ خراب ہو گیا تھا اور ہل رہا تھا نکال دیا گیا ہے ۔
حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ "

احباب جماعت ، خاص توجہ اور التزام سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی کے لئے دعائیں کرتے رہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصرت جہاں " آگے بڑھو " سکیم کے تحت

دو اور واقف ٹیچر میدانِ عمل میں پہنچ گئے

غانا سے مکرم عطاء اللہ صاحب کلیم نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ مکرم شریف احمد صاحب ایم ، ایس ، سی اور مکرم نصیر احمد صاحب ایم ایس سی مورخہ ۲۱/۹/۷۲ کو بخیریت غانا پہنچ گئے ہیں الحمد للہ ۔
ان دونوں ٹیچروں نے " آگے بڑھو " سکیم کے تحت اپنی خدمات پیش کی تھیں ۔
احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں کو احسن رنگ میں خدمتِ دین کی توفیق دے ۔ آمین
(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں
وکالت تبشیر تحریک جدید ربوہ)

" وقفِ جدید " آپ کی خاص توجہ کی محتاج ہے !

جیسا کہ قبل ازیں بذریعہ اعلانات الفضل عرض کیا جا چکا ہے کہ " وقفِ جدید " کی آمد اس کے اخراجات کے لئے مکتفی نہیں ہو رہی اسلئے براہ مہربانی امراء و صدر صاحبان اور دیگر متعلقہ عہدیداران کی خدمت میں درخواست ہے کہ جماعتوں میں جلسے کر کے مذکورہ چندہ کی اہمیت کو احباب جماعت پر واضح فرمادیں ۔
نیز مخلصین اور مخیر اور ذی ثروت اصحاب کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنے وعدہ جات چندہ وقف جدید پر نظر ثانی فرما کر اس بارہ میں اپنے قربانی کے معیار کو بڑھائیں ۔
اللہ تعالیٰ عہدیداران اور احباب جماعت کو اسکی توفیق بخشے اور اپنے فضلوں سے نوازے ۔ آمین
مرزا طاہر احمد ناظم ارشاد وقف جدید

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اگر خدا تعالیٰ مہربان ہو جاوے تو ساری دنیا مہربان ہو جاتی ہے

لیکن اگر وہ ناراض ہو تو پھر کوئی بھی کام نہیں آ سکتا

" مَیں پھر کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کو خوش کرنے کی فکر کرو ۔ کیونکہ اگر خدا تعالیٰ مہربان ہو جاوے تو ساری دُنیا مہربان ہو جاتی ہے ۔ لیکن اگر وُہ ناراض ہو تو پھر کوئی بھی کام نہیں آ سکتا ۔ جب اس کا غضب آ گیا ۔ تو دنیا میں کوئی مہربان نہ رہے گا ، خواہ کیسا ہی مکر و فریب کرے ۔ تسبیحیں ڈالے ، بھگوے اور سبز کپڑے پہنے ، مگر دُنیا اس کو حقیر ہی سمجھے گی ۔ اگر چند روز دُنیا دھوکہ کھا بھی لے ۔ تو بھی آخر اُسکی قلعی کھُل جائیگی اور اس کا مکر و فریب ظاہر ہو جائے گا ۔ لیکن جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا ہے ، دُنیا اُس کی کتنی ہی مخالفت کرے وُہ اپنی مخالفت اور منصوبوں میں کامیاب نہ ہوگی ۔ اُس کو گالیاں دے ، لعنتیں بھیجے ۔ لیکن ایک وقت آجائیگا کہ وُہی دُنیا اُس کی طرف رجوع کرے گی ، اور اُس کی سچائی کا اعتراف اُسے کرنا پڑے گا ۔ مَیں سچ کہتا ہوں کہ اللہ جس کا ہو جاتا ہے دُنیا بھی اُس کی ہو جاتی ہے ۔ ہاں یہ صحیح ہے کہ جو لوگ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتے ہیں ۔ ابتداءً اہلِ دُنیا اُن کے دشمن ہو جاتے ہیں اور اُسے قسم قسم کی تکلیفیں دیتے اور اس کی راہ میں روڑے اٹکاتے ہیں ۔ کوئی پیغمبر اور مرسل نہیں آیا جس نے دُکھ نہ اُٹھایا ہو ۔ مکّار ، فریبی ، دوکاندار اُس کا نام نہ رکھا ہو ۔ مگر باوجود اس کے کہ کروڑہا بندوں نے اس پر ہر قسم کے تیر چلانے چاہے ۔ پتھر مارے ، گالیاں دیں ۔ انہوں نے کسی بات کی پروا نہیں کی ۔ کوئی امر اُن کی راہ میں روک نہیں ہو سکا ۔ وہ دُنیا کو خدا تعالیٰ کی کلام سُناتے رہے اور وہ پیغام جو لے کر آئے تھے اس کے پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا ۔ ان تکلیفوں اور ایذا رسانیوں نے جو نادان دُنیا داروں کی طرف سے پہنچیں ، اُن کو سُست نہیں کیا بلکہ وُہ اور تیز قدم ہوئے یہاں تک کہ وُہ زمانہ آ گیا کہ اللہ تعالیٰ نے وُہ مشکلات اُن پر آسان کر دیں اور مخالفوں کو سمجھ آنے لگی اور پھر وُہی مخالف دُنیا اُن کے قدموں پر آ گری اور اُن کی راستبازی اور سچائی کا اعتراف ہونے لگا ۔ دل اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں وہ جب چاہتا ہے بدل دیتا ہے ۔ "

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۹۶ و ۱۹۷)

پبلشر :۔ مسعود احمد ، پرنٹر :۔ سید عبد الحی ، مطبع :۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ، مقام اشاعت :۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی ، ربوہ ۔ قائم مقام ایڈیٹر :۔ شیخ خورشید احمد

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۳ر تبوک ۱۳۵۱ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

افریقہ میں اسلام کی روز افزوں ترقی

حال ہی میں اخبارات میں "افریقہ میں اسلام کے مقابلہ میں عیسائیت دم توڑ رہی ہے" کے زیر عنوان مندرجہ ذیل خبر شائع ہوئی ہے:-

"جھنگ ۱۶ر ستمبر۔ احمدیہ سیکنڈری سکول جورو سیرالیون (افریقہ) کے پرنسپل مبارک احمد صاحب نذیر نے کہا ہے کہ آج افریقہ کے صحراؤں میں عیسائیت دم توڑ رہی ہے اور اسلام اس کی جگہ لے رہا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ افریقی عوام میں قطعاً تعصب نہیں پایا جاتا۔ یہی وجہ ہے کہ وہ ہماری باتیں سُنتے ہیں۔ چونکہ اسلام عین فطرت کا مذہب ہے اس لئے وہ مجبور ہیں کہ اسلام ہی کو سچا مذہب تسلیم کرتے ہوئے مسلمان ہو جائیں۔ اس وقت افریقہ اور دوسرے ممالک میں جماعت احمدیہ کے سینکڑوں کالج، سکول اور ہسپتال دن رات عوام کی خدمت کرنے میں مصروف ہیں اور ہزاروں مبلغین اسلام کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ افریقہ میں عیسائیت اسلام کے مقابلہ میں ختم ہوتی جا رہی ہے۔ اور وہ دن دُور نہیں جب پورے افریقہ پر اسلام کا جھنڈا لہرایا جائے گا۔"

(امروز ۱۷ر ستمبر ۱۹۷۲ء)

افریقہ کی سرزمین میں اسلام کی روز افزوں ترقی اور وہاں پر احمدی مجاہدین (جن میں مبلغ، ڈاکٹر اور استاد شامل ہیں) کے ساتھ اللہ تعالےٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت کے نشانات کو دیکھ کر دِل بے اختیار اللہ تعالےٰ کی حمد و ثنا سے لبریز ہو جاتا ہے۔ یُوں تو ایک لمبے عرصہ سے وہاں پر تبلیغ اسلام کی منظم جد و جہد شروع ہے۔ پاکستانی احمدی مبلغین اسلام کے علاوہ متعدد افریقی احمدی بھائی بھی دینی تعلیم حاصل کرنے کے بعد بطور مبلغ یا معلّم وہاں پر تبلیغ و تربیت کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ لٹریچر اور رسائل و اخبارات شائع ہو رہے ہیں اور جگہ جگہ ہماری نئی مساجد بھی تعمیر ہو رہی ہیں۔ لیکن جب سے سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنفس نفیس وہاں تشریف لے گئے ہیں اور حضور نے بچشم خود وہاں کے حالات کا جائزہ لینے کے بعد "نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم" کا اجراء فرمایا ہے۔ افریقہ میں اسلام کی ترقی کی رفتار اللہ تعالےٰ کے فضل سے غیر معمولی طور پر تیز بلکہ تیز سے تیز تر ہوتی جا رہی ہے۔ حضور کی مبارک تحریک پر لبیک کہتے ہوئے احمدی ڈاکٹروں اور ٹیچروں نے خاص قربانی اور ایثار کا نمونہ دکھایا۔ وہ اپنی ہزاروں روپے کی آمدنیوں کو چھوڑ کر خلیفہ وقت کی ہدایت کے مطابق افریقہ کے مختلف ممالک میں چلے گئے اور اب وہاں پر بڑے اخلاص اور بڑی ہمت و محنت کے ساتھ دُکھی انسانیت کی بے لوث خدمت میں مصروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے اور انہیں پہلے سے بھی بڑھ کر خدمت کی توفیق بخشے۔ آمین

اس کے علاوہ اس بابرکت سکیم کے ماتحت قرآن پاک کی اشاعت کا بھی خاص اہتمام کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ مختلف زبانوں میں ہزاروں کی تعداد میں قرآن مجید دیدہ زیب صورت میں چھپوا کر افریقہ اور دیگر ممالک میں بھجوایا جا رہا ہے۔ جیسا کہ مندرجہ بالا خبر میں بتایا گیا ہے، افریقی عوام اسلام کے بارہ میں کوئی تعصب نہیں رکھتے۔ بلکہ عرصہ سے عیسائیت کے اثر و نفوذ کے باوجود اُن کی نیک اور سادہ فطرت اسلام کی طرف بڑی آسانی سے مائل کی جا سکتی ہے۔ عیسائیت اُن کے دُکھ درد کا علاج نہیں کر سکی۔ اُن کی تکالیف اور موجودہ مشکلات کا مداوا فقط اسلام ہی کر سکتا ہے۔ لہٰذا اس وقت ہمیں اُن تک اسلام کا پیغام احسن رنگ میں پہنچانے کے لئے اپنا پورا زور صرف کر دینا چاہیئے۔ اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کے حضور توجہ اور التزام کے ساتھ دُعائیں بھی کرنی چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی کو قبول فرمائے اور غیر معمولی نصرت سے نوازے تاکہ وہ دن جلد آئے جبکہ ہم اپنی آنکھوں سے پورے برِاعظم افریقہ میں ہر جگہ اور ہر مقام پہ اسلام کا جھنڈا بلند ہوتا ہُوا دیکھ لیں۔

افریقہ میں جماعت احمدیہ کو اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں جو کامیابی حاصل ہو رہی ہے، اس کے سب معترف ہیں۔ چنانچہ گزشتہ دنوں روزنامہ "جنگ" کراچی کے نامہ نگار خصوصی مقیم لنڈن نے بھی اپنی رپورٹ میں یہ اعتراف کیا تھا کہ:-

"افریقہ میں عیسائیت کی تبلیغ کرنے والے رومن کیتھولک اور دیگر مکتبِ خیال کے عیسائی ادارے افریقہ میں اسلام قبول کرنے کے نئے رجحانات سے سخت پریشان ہیں۔ ..... اسلام کی تبلیغ و ترویج میں نئی زندگی پیدا ہو گئی ہے۔ خصوصاً گھانا، نائیجیریا اور مشرقی ساحلی علاقوں میں اسلام کا اثر بڑھ رہا ہے۔ یہاں عیسائیوں کو احمدی فرقہ کے تبلیغی اداروں کا زبردست مقابلہ کرنا پڑتا ہے اور احمدی فرقے کی تبلیغی کارروائیاں عیسائیت کے سخت مخالف ہیں۔"

(جنگ کراچی ۱۸ر جولائی ۱۹۷۲ء)

ان حالات کو پڑھ کر بلاشبہ ہمیں خوشی ہوتی ہے اور ہمارے دِل اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء سے بھر جاتے ہیں۔ لیکن ان کامیابیوں کے نتیجہ میں ہماری ذمہ داریوں میں بڑا اضافہ بھی ہو جاتا ہے۔ کیونکہ خدمت اور تبلیغ کے میدان میں وسعت کے ساتھ ہی مبلغین، ڈاکٹروں اور استادوں کی ضرورت اور مانگ بھی برابر بڑھتی چلی جاتی ہے اور اس کے ساتھ ہی ان کے اخراجات کو پورا کرنے کے لئے چندہ کی ضرورت میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے۔ اور ان ضروریات کو بہرحال ہمیں نے پورا کرنا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز افریقہ میں اسلام کی تبلیغ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ..... اللہ تعالےٰ کے علم سے یہ اعلان کیا تھا کہ افریقہ کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کے لئے محفوظ رکھا ہُوا ہے اور اب یہ نظر آ رہا ہے کہ اگر ہم اپنی ذمہ داریوں کو نبھائیں تو وہ لوگ بہت جلد اسلام کو قبول کر لیں گے۔ ..... اب چلنا ہمارے لئے کافی نہیں ہے۔ اب دوڑنے کا وقت آ گیا ہے۔ ..... اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھ اور عقل اور ذمہ داری کا احساس دے اور دُعا کی توفیق دے اور بے نفس اپنی جانوں کو اُس کے حضور پیش کرنے کی طاقت دے اور جو چھوٹی سی قربانیاں تھوڑی سی ہم پیش کر رہے ہیں، انکو قبول کرے اور اپنی بشارتوں کے مطابق ان کے نتائج نکالے۔ ان قربانیوں کے نتائج اُن قربانیوں کے حجم کے مطابق نہ ہوں۔ بلکہ ان بشارتوں کے مطابق ہوں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ خدائے قادر و توانا سے ہم نے پائی ہیں۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ ..... میں سوچتا ہوں تو میرے دل کی کیفیت یہ ہو جاتی ہے ؎

گو کہو دیوانہ میں کرتا ہوں اس کا انتظار

غلبۂ اسلام کے دل مجھے HORIZON (افق) پر نظر آ رہے ہیں۔ یہ سورج انشاء اللہ طلوع ہوگا اور نصف النہار تک پہنچے گا اور بہت جلد پہنچے گا۔"

(الفضل ۲۱ر اپریل ۱۹۷۱ء)

حضور نے پیشگوئی کے رنگ میں جو خوشخبری دی ہے وہ انشاء اللہ ضرور پوری ہوگی، اور جلد پوری ہو کر رہے گی۔ لیکن اس سلسلے میں جو سوال ہر احمدی کو اپنے دل سے پوچھنا چاہیئے وہ یہ ہے کہ افریقہ میں اسلام کی اس ترقی میں اس کا کیا حصہ ہے؟ اور اس تعلق میں اس پر جو ذمہ داری عائد ہوتی ہے کیا اس نے اسے پورا کر دیا ہے؟ اور اگر پورا نہیں کیا تو اس کے لئے وہ کیا جد و جہد کر رہا ہے؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عاجزی وانکساری

(مکرم مولوی رفیق احمد صاحب سعید مربی سلسلہ احمدیہ مقیم کوہاٹ)

عاجزی وانکساری آدمی کی عالی ظرفی، حوصلہ اور عظمت کی دلیل ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کو عاجزی ہی پسند ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تبارک تعالیٰ نے الہاماً فرمایا۔

"تیری عاجزانہ راہیں اس کو پسند آئیں"

(تذکرہ طبع دوم صـ۱۰۷)

پس جو شخص عاجزی وانکساری کی راہ کو اختیار کرتا ہے اور اپنے آپ کو محض لاشئے سمجھتا ہے اور وہ دوسروں کو کبر و غرور کی نگاہ سے نہیں دیکھتا۔ بلکہ حلیمی اور نرمی کے ساتھ پیش آتا ہے۔ ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ بہت پسند کرتا ہے اور جس شخص میں کبر و غرور پایا جاتا ہے اور وہ اپنے آپ کو دوسروں سے معزز سمجھتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کی سنت یہ ہے کہ اس کے غرور کو توڑ دیتا ہے۔ اس ضمن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک بیان کیا جاتا ہے۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَاقَۃٌ یُقَالُ لَھَا الْعَضْبَاءُ لَا تُسْبَقُ فَجَاءَ اَعْرَابِیٌّ عَلٰی قَعُوْدٍ لَہٗ فَسَبَقَھَا فَشَقَّ ذٰلِکَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ حَتّٰی عَرَفَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ حَقٌّ عَلَی اللّٰہِ اَنْ لَا یَرْتَفِعَ شَیْءٌ مِّنَ الدُّنْیَا اِلَّا وَضَعَہٗ۔

(بخاری جلد ۱ صـ۴۰۲ کتاب الجہاد باب ناقۃ النبی ﷺ)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اونٹنی کا نام عضباء تھا۔ وہ کسی کو آگے نہیں بڑھنے دیتی تھی۔ دوڑ میں سب سے آگے رہتی۔ ایک دفعہ ایک دیہاتی نوجوان آیا۔ اس کی اونٹنی دوڑ میں سب سے آگے نکل گئی۔ مسلمانوں کو اس کا بہت افسوس ہوا کہ ایک دیہاتی کی اونٹنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی سے آگے بڑھ گئی۔ حضور علیہ السلام نے لوگوں کے اس افسوس کو بھانپ کر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ دنیا میں جو بلند ہوتا ہے۔ بالآخر اللہ تعالیٰ اس کے غرور کو توڑنے کے لئے اُسے نیچا دکھاتا ہے۔

اور جو لوگ عاجزی وانکساری کی راہوں پر چلتے ہیں اور اپنے نفسوں کو مارتے ہیں۔ اللہ تبارک تعالیٰ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے اور ان ہی لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی سچی معرفت اور کامل علم و عرفان حاصل ہوتا ہے اور یہی لوگ نہایت درجہ کے جوانمرد کہلاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"سچی معرفت اس کا نام ہے کہ انسان نفس نیت سے اپنے آپ کو مسلوب اور محض لاشئے اور آستانہ الوہیت پر گر کر انکسار اور عجز کے ساتھ خدا تعالیٰ سے نور اور فضل طلب کرے۔ اور اس نور معرفت کو مانگے جو جذبات نفس کو جلا دیتا ہے اور انسان کے اندر ایک روشنی اور نیکیوں کے لئے قوت اور حرارت پیدا کر دیتا ہے۔ جب وہ نور خدا تعالیٰ کے محض فضل سے حاصل ہو جاوے اور کسی وقت کسی قسم کا بسط و شرح صدر اس کو حاصل ہو جاوے۔ تو اس پر کسی قسم کا غرور اور ناز نہ کرے۔ بلکہ انکساری اور فروتنی میں اور بھی ترقی ہو۔ اور کوئی چیز اپنی طرف سے نہ سمجھے اور نہ اپنی طرف منسوب کرے۔ کیونکہ جس قدر اپنے آپ کو لاشئے اور خالی محض سمجھے گا۔ اسی قدر فیوض اور انوار و برکات اللہ تعالیٰ سے نزول فرمائیں گے۔ جو اس کو روشنی اور ایمان قوت پہنچائیں گے۔ اگر انسان یہ طریق اختیار کرے گا تو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس کی اخلاقی حالت عمدہ ہو جائے گی۔ اپنے آپ کو کچھ سمجھنا اسی کا نام تکبر ہے۔ اور اسی کی وجہ سے انسان دوسرے بھائی کو حقیر و ذلیل اور اپنے سے کمتر سمجھتا ہے اور اس پر طعن کرتا ہے۔ میں یہ سب باتیں بار بار اس لئے کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے جو اس جماعت کو بنانا چاہا ہے تو اس سے یہی غرض رکھی ہے کہ وہ حقیقی معرفت جو دنیا سے مفقود ہو گئی تھی اور وہ حقیقی تقویٰ طہارت جو اس زمانہ میں پائے نہیں جاتے مٹنے دوبارہ قائم کرے"

(تقریر جلسہ سالانہ ۲۷ر دسمبر ۱۹۰۱ء)

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔

"کوئی سچا مومن نہیں ہو سکتا۔ جب تک اس کا دل نرم نہ ہو۔ جب تک وہ اپنے تئیں ہر ایک سے ذلیل تر نہ سمجھے اور ساری مشیختیں دور نہ ہو جائیں خادم القوم ہونا مخدوم بننے کی نشانی ہے اور غریبوں سے نرم ہو کر جھک کر بات کرنا مقبول الٰہی ہونے کی علامت ہے۔ اور بدی کا نیکی کے ساتھ جواب دینا سعادت کے آثار ہیں اور غصہ کو کھا لینا اور تلخ بات کو پی جانا نہایت درجہ کی جوانمردی ہے۔" (شہادۃ القرآن)

اسی طرح قرآنی علوم کا دروازہ بھی فروتنی و عاجزی سے ہی کھل سکتا ہے اور انسان فروتنی اور عاجزی سے ہی قرآنی فیوض اور برکات کا وارث بن سکتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

"جب تک انسان پوری فروتنی اور انکساری کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے احکام کو نہ اٹھائے اور اس کے جلال اور جبروت سے لرزاں ہو کر نیازمندی کے ساتھ رجوع نہ کرے۔ قرآنی علوم کا دروازہ نہیں کھل سکتا اور روح کے ان خواص اور قوٰی کی پرورش کا سامان اس کو قرآن شریف سے نہیں مل سکتا۔ جس کو پا کر روح میں ایک لذت اور تسلی پیدا ہوتی ہے"

(الحکم ۳۱ر مارچ ۱۹۰۱ء)

اور جس شخص میں فروتنی اور انکساری نہ پائی جاتی ہو۔ اور اس کے اندر تکبر اور غرور بھرا ہو۔ اس کو نہ اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہو سکتی ہے اور نہ ہی اسے قرآن مجید کے فیوض و برکات سے حصہ ملتا ہے۔ نتیجہ یہ کہ وہ شخص قرآن مجید کے فیوض سے محروم ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سورۃ اعراف میں ان لوگوں کے متعلق فرماتے ہیں

اِنَّ الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَاسْتَکْبَرُوْا عَنْھَا لَا تُفَتَّحُ لَھُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ۔ (اعراف آیت ۴۱)

وہ لوگ جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور تکبر کر کے ان سے اعراض کیا ہے۔ ان کے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے۔ اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ جو لوگ تکبر کرتے ہیں۔ اپنے آپ کو دوسروں سے معزز سمجھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے نشانات اور احکام کی پرواہ تک نہیں کرتے۔ ان کے قلوب انوار الٰہی کے چراغ سے منور نہیں ہو سکتے اور ہلاکت کے تاریک گڑھے ان کے منتظر رہتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں۔

اَلْکِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ۔

(مسلم جلد ۱ کتاب الایمان صـ۶۵)

یعنی تکبر یہ ہے کہ انسان حق کا انکار کرے۔ لوگوں کو ذلیل سمجھے اور ان سے بُری طرح پیش آئے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

"خدا میں اور بندہ میں وہ چیز جو بہت جلد جدائی ڈالتی ہے، وہ شوخی اور خود بینی اور متکبری ہے۔"

(سرمہ چشم آریہ صـ۴۲)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبر سے بچو۔ کیونکہ تکبر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے۔ مگر تم شاید نہیں سمجھو گے کہ تکبر کیا چیز ہے۔ پس مجھ سے سمجھ لو کہ میں خدا کی روح سے بولتا ہوں۔ ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ عالم یا زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنرمند ہے۔ وہ متکبر ہے کیونکہ وہ خدا کو سرچشمہ عقل اور علم کا نہیں سمجھتا اور اپنے تئیں کچھ چیز قرار دیتا ہے۔ کیا خدا قادر نہیں کہ اس کو دیوانہ کر دے اور اس کے اس بھائی کو جس کو وہ چھوٹا سمجھتا ہے اس سے بہتر عقل اور علم اور ہنر دے دے۔ ایسا ہی وہ شخص جو اپنے کسی مال یا جاہ و حشمت کا تصور کر کے اپنے بھائی کو حقیر سمجھتا ہے وہ بھی متکبر ہے۔ کیونکہ وہ اس بات کو بھول گیا ہے کہ یہ جاہ و حشمت خدا نے ہی اس کو دی تھی اور وہ اندھا ہے اور وہ نہیں جانتا کہ وہ خدا قادر ہے کہ اس پر ایک ایسی گردش نازل کرے کہ وہ ایک دم اَسْفَلُ السَّافِلِیْنَ میں جا پڑے اور اس کے اس بھائی کو جس کو وہ حقیر سمجھتا ہے اس سے بہتر مال و دولت

عطا کر دے۔ ایسا ہی وہ شخص جو اپنی صحت بدنی پر غرور کرتا ہے۔ یا اپنے حسن اور جمال اور قوت اور طاقت پر نازاں ہے اور اپنے بھائی کا ٹھٹھے اور استہزاء سے حقارت آمیز نام رکھتا ہے اور اس کے بدنی عیوب لوگوں کو سناتا ہے وہ بھی متکبر ہے اور وہ اس خدا سے بے خبر ہے کہ ایک دم میں اس پر ایسے بدنی عیوب نازل کرے کہ اس بھائی سے اس کو بدتر کر دے اور وہ جس کی تحقیر کی گئی ہے۔ ایک مدت دراز تک اس کے قویٰ میں برکت دے کہ وہ کم نہ ہوں اور نہ باطل ہوں کیونکہ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ ایسا ہی وہ شخص بھی جو اپنی طاقتوں پر بھروسہ کر کے دعا مانگنے میں سست ہے وہ بھی متکبر ہے۔ کیونکہ قوتوں اور قدرتوں کے سرچشمہ کو اس نے شناخت نہیں کیا۔ اور اپنے تئیں کچھ سمجھا ہے۔

سو تم اے عزیزو ان تمام باتوں کو یاد رکھو۔ ایسا نہ ہو کہ تم کسی پہلو سے خدا تعالیٰ کی نظر میں متکبر ٹھہر جاؤ۔ اور تم کو خبر نہ ہو۔ ایک شخص جو اپنے ایک بھائی کے ایک غلط لفظ کی تکبر کے ساتھ تصحیح کرتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ ایک شخص جو اپنے ایک بھائی کی بات کو تواضع سے سننا نہیں چاہتا اور منہ پھیر لیتا ہے اور وہ کراہت کرتا ہے اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔ ایک شخص جو دعا کرنے والے کو ٹھٹھے اور ہنسی سے دیکھتا ہے اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔ اور وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی پوری طور پر اطاعت کرنا نہیں چاہتا۔ اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے اور وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا اور اس کی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔ سو کوشش کرو۔ کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو تا کہ ہلاک نہ ہو جاؤ اور تم اپنے اہل و عیال سمیت نجات پاؤ۔ خدا تعالیٰ کی طرف جھکو اور جس قدر دنیا میں کسی سے محبت ممکن ہے تم اس سے کرو۔ اور جس قدر دنیا میں کسی سے انسان ڈر سکتا ہے تم اپنے خدا سے ڈرو پاک دل ہو جاؤ اور پاک ارادہ اور غریب اور مسکین اور بے شر تا تم پر رحم ہو۔" (نزول المسیح صفحہ ۲۴-۲۵)

ہمیں چاہیئے کہ ہم عجز و انکسار کے ساتھ اپنی زندگیاں بسر کریں۔ اور دنیا میں کسی کو اپنے سے حقیر نہ سمجھیں۔ اور کبر و غرور جیسی بری بلا سے بچیں۔ کیونکہ تکبر ایک ایسی بری بلا ہے۔ جس سے انسان ہلاکت کے گہرے گڑھے میں گر پڑتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ ۸ اپریل ۱۹۶۶ء مطبوعہ الفضل میں عاجزی اور فروتنی کے متعلق فرمایا۔

"پس جو شخص تواضع سے کام لیتے ہوئے اپنے آپ کو نہایت ہی حقیر اور عاجز سمجھے گا اور سب قدرتوں اور سب فیوض کا سرچشمہ اور منبع اپنے خدا کو یقین کرے گا اور ایمان رکھے گا کہ اگر اللہ تعالیٰ کی نصرت اور مدد اس کو سہارا نہ دے تو وہ خاک پا کیا اس سے بھی کمتر ہے۔ تو یقیناً وہ خدا کے فضلوں کا وارث ہوگا۔

اگر ہم نے اللہ تعالیٰ کے ان وعدوں کا وارث بننا ہے جو حضرت مسیح موعود کے ذریعہ ہمیں دئے گئے ہیں تو ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے مقام عبودیت کو ہمیشہ پہچانتے رہیں اور عجز و فروتنی کے ساتھ اپنے کو لاشے محض جانتے ہوئے اپنے خیالات اور خواہشات کو مٹا کر محض اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر خدمت کرتے چلے جائیں۔ اور اپنے کو اتنا حقیر جانیں کہ کسی اور چیز کو ہم اتنا حقیر نہ سمجھتے ہوں۔

ڈیرہ غازیخان میں ایک مجلس مذاکرہ کا انعقاد

مکرم میاں غلام رسول صاحب اعوان ناظم انصار اللہ ڈیرہ غازیخان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہفتہ اصلاح و ارشاد مجلس انصار اللہ ڈیرہ غازیخان کے زیر اہتمام ایک مجلس مذاکرہ بتاریخ ۱۰ ستمبر بروز اتوار بوقت ۵ بجے شام زیر صدارت مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب باجوہ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع ڈیرہ غازیخان مسجد احمدیہ ڈیرہ غازیخان میں منعقد کی گئی۔ جس میں مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد و قائد ایثار مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ نے خطاب کیا مذاکرہ کا موضوع "مسلمانوں کی موجودہ مشکلات اور ان کا حل" تھا۔ مکرم مولانا صاحب نے اس موضوع پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور بتایا۔ کہ مسلمانوں کی موجودہ نکبت اور مشکلات کی وجہ ان کی مرکزیت کا نہ ہونا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ نہ ان میں اتحاد ہے اور نہ یگانگت۔ گو اس وقت دنیا میں مسلمانوں کی ۵۰ کے قریب حکومتیں ہیں۔ لیکن چونکہ وہ ایک مرکز پر جمع نہیں۔ اور نہ ان کا کوئی واجب الاطاعت لیڈر ہے۔ اس لئے وہ شکست اور پراگندگی کا شکار ہیں۔ وقتاً فوقتاً بہت سے دانشمندوں نے اس کا مداوا تجویز کیا۔ اور بہت سے ترقی اور خوشحالی کے منصوبے بنائے گئے۔ لیکن نتیجہ سوائے ناکامی اور فلاکت اور کچھ نہ نکلا۔ بلکہ قوم اور زیادہ عصبیت اور فرقہ بندی کا شکار ہو گئی اور اب نتیجہ یہ ہوا ہے کہ مسلمان سیاسی طور پر مغربی اقوام کے محکوم ہیں اور دیگر لحاظ سے پسماندہ ہو کر رہ گئے ہیں۔ مکرم مولانا صاحب نے کہا کہ جب ایسا وقت آنے والا تھا تو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ علاج بتلایا تھا کہ اس زمانہ کے مسلمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کو تلاش کر کے اس سے وابستہ ہو جائیں اور ان کی تعلیم پر عمل کریں وہ دینی اور دنیاوی لحاظ سے کامیاب ہو جائیں گے۔ چنانچہ وہ موعود اپنے وقت پر اور مکمل نشانات کے ساتھ دنیا میں آیا۔ اور ایک جماعت تیار کی۔ اور اسی کی جماعت اس وقت علی منہاج النبوۃ قائم ہے۔ جو باوجود کمزور اور قلیل ہونے کے معروف عمل ہے اور ساری دنیا میں سوائے روس کے حیرت انگیز کام کر رہی ہے۔ اور خدا تعالیٰ اسے دینی و دنیاوی ترقیات سے نواز رہا ہے سو مکرم مولانا صاحب نے کہا کہ اب یہ مسلمانوں کے لئے لمحہ فکریہ ہے کہ وہ اس حدیث کی صداقت کو پرکھیں۔ کیونکہ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ حضور کی بات سچی نہ نکلے اور ایسی جماعت پیدا نہ ہوئی ہو۔ اب یہ ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ ایسی جماعت کو تلاش کر کے اس سے وابستہ ہو کر اپنی مشکلات کو حل کریں۔ ورنہ یہ حقیقت ہے کہ اس کے سوا اور جو رستہ یا ذریعہ اپنی بہتری کے لئے اختیار کریں گے۔ اسی میں ناکام رہیں گے۔

محترم مولانا صاحب کا یہ خطاب ۳۰ منٹ جاری رہا۔ اس کے بعد حاضرین کو سوالات کی اجازت دی گئی۔ حاضرین میں غیر احمدی ۳۵ معززین خاصی تعداد میں شامل تھے۔ مقامی جماعت کے کثیر افراد۔ انصار، خدام اور اطفال کے علاوہ قریب و جوار کی مجالس کے انصار دوست بھی شامل ہوئے۔ الحمد للہ کہ یہ مذاکرہ بہت کامیاب رہا۔ اور غیر احمدی احباب بہت عمدہ اثر لیکر گئے۔

مجلس انصار اللہ نے حاضرین کی چائے سے بھی تواضع کی۔

ملیریا بخار سے بچاؤ

مکرم کیپٹن محمد رمضان صاحب حبیب ربوہ

محترم جناب میڈیکل افسر صاحب ٹاؤن کمیٹی ربوہ نے الفضل مجریہ ۱۲ ستمبر ۶۷ء میں ملیریا بخار کے متعلق جو نوٹ شائع کروایا ہے۔ وہ دوائیوں کے ذریعے حفاظت پر مشتمل ہے لیکن ہمارے ملک میں دوائیوں کے استعمال میں باقاعدگی دوسری باقاعدگیوں کی طرح بہت کم ہے۔ اسلئے ساتھ دیگر حفاظتی تدابیر کا مدنظر رکھنا بھی بہت ضروری ہے۔ بیمار کے بخار کی صحیح تشخیص ہونی چاہیئے خصوصاً ملیریا بخار جب پرانا ہو تو چونکہ یہ ہر وقت رہتا ہے۔ یعنی اترتا چڑھتا نہیں۔ اس لئے بغیر خون کے معائنہ کے تشخیص مشکل ہو جاتی ہے اور ایسا بخار ٹائیفائڈ وغیرہ کے ساتھ مشتبہ ہو جاتا ہے لہذا ہر روز تین دن تک ملیریا بخار کے لئے خون کا معائنہ کیا جائے جب خون میں ملیریا بخار کے جرمز مل جائیں اور تشخیص پختہ ہو جائے تو ایسے مریض کو بالضرور مچھردانی میں رکھا جائے بلکہ بہتر ہوگا کہ شروع سے ہی ایسا کیا جائے ورنہ دوسرے لوگ بھی بیمار ہو جائیں گے۔ یہ بہت ضروری امر ہے جس میں غفلت ہرگز نہ برتی جائے استطاعت ہو تو گھر کے دوسرے افراد بھی مچھردانی کا استعمال کریں ورنہ مچھر کے کاٹنے سے بچنے کا تیل ایک دفعہ شام ہوتے ہی دوسری دفعہ سوتے وقت اور پھر رات کو جاگنے پر بدن کے ننگے حصوں پر اچھی طرح مل لیں ساتھ کلوروکوئین اور داراپرم گولیوں کا استعمال بھی جیسا کہ محترم ڈاکٹر صاحب نے تحریر فرمایا ہے جاری رکھیں ملیریا بخار کی تشخیص ہوتے ہی بیمار کا علاج کسی سند یافتہ اور کوالیفائیڈ ڈاکٹر سے کرائیں اور غیر سند یافتہ معالجوں کے دھوکے میں ہرگز نہ آئیں۔ ورنہ بخار پرانا ہو کر خطرناک صورت اختیار کر لیگا اور اس کا علاج مشکل اور دیرپا ہو جائے گا۔

مچھردانی سونے کے زیوروں سے زیادہ ضروری چیز ہے۔ جلد از جلد ضرور خرید کر لیں۔

مچھروں کے استیصال کے بارہ میں بھی ضروری ہدایات پر عمل کریں اور اللہ تعالیٰ کے حضور سے دعا کے ذریعہ سے استمداد چاہیں۔

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

بیرون پاکستان کے مخلصین جو سو فیصدی وعدہ پورا کر چکے ہیں

نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی بابرکت تحریک میں دنیا کے کئی ممالک کے مخلصین شامل ہوئے ہیں۔ جن احباب و خواتین نے اپنے وعدے سو فیصدی پورا کر دیئے ہیں ان کے اسماء ریکارڈ اور دعا کی غرض سے شائع کئے جا رہے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان سب کے لئے دعا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ان کے اموال میں برکت دے۔ اور پہلے سے بھی بڑھ کر مالی جہاد میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

نائیجیریا

۱۱	مکرم الحاج زبیدہ-او الیاس صاحب	لاگوس	۲۰۰/۰۰	پونڈ
۱۲	" خلیل احمد صاحب	عبادان	۱۰۲/۰۰	پونڈ
۱۳	" الحاج ایس اے فلولا		۲۰۰/۰۰	پونڈ
۱۴	" عثمان اے بی بوگن		۳۰۰/۰۰	پونڈ
۱۵	" الحاج ڈاکٹر اے اے ابوگلا		۱۰۰/۰۰	پونڈ
۱۶	" آر اے ثاقب صاحب	کانو	۱۰۰/۰۰	پونڈ
۱۷	" ایچ کے اے تفنشو	کانو	۱۰۰/۰۰	پونڈ
۱۸	محترمہ ڈاکٹر زبیدہ جے احمد صاحبہ	عبادان	۱۰۰/۰۰	پونڈ
۱۹	مکرم کیپٹن اے۔ الیس نابی		۱۰۰/۰۰	پونڈ
۲۰	" ایم۔ اے ادانسی بابا	لاگوس	۱۰۰/۰۰	پونڈ
۲۱	" الحاج ایم۔ اے نوح		۱۰۵/۰۰	پونڈ
۲۱	" سعید مسعود احمد صاحب	کانو	۱۰۰/۰۰	پونڈ
۲۳	" ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب		۱۰۰/۰۰	پونڈ
۲۴	" محمد یعقوب عثمان صاحب	منا ڈ	۳۶۰/۰۰	پونڈ
۲۵	" الحاج ڈاکٹر الیف سلاؤ	لاگوس	۱۰۰/۰۰	پونڈ
۲۶	" الحاج ایم۔ آر۔ آئی	بوکیا	۱۰۵/۰۰	پونڈ
۲۷	" شکیل احمد صاحب معہ بیگم صاحبہ		۱۰۰/۰۰	پونڈ
۲۸	" امین۔ اجیجانہ		۲۵/۰۰	پونڈ
۲۹	" اے۔ ایم قمر صاحب		۳۱/۰۰	پونڈ
۳۰	" ٹی۔ او سعید	عباس	۱۴/۰۰	پونڈ
۳۱	" علیبی خوری صاحب	عبادان	۲۵/۰۰	پونڈ
۳۲	" عبدالفتاح بکر صاحب		۲۵/۰۰	پونڈ
۳۳	" اے۔ اے۔ البولے جو	اوشا	۲۵/۰۰	پونڈ
۳۴	محترمہ زینب محمود صاحبہ		۲۵/۰۰	پونڈ
۳۵	مکرم آر۔ ہیلیرو	کانو	۲۵/۰۰	پونڈ
۳۶	" طاہر نفاس صاحب	کانو	۱۶/۰۰	پونڈ

کویت

				دینار
۱	مکرم چوہدری غلام رسول صاحب		۱۰۰/۰۰	
۲	" مظفر حسن صاحب		۵۰/۰۰	"
۳	" افتخار احمد صاحب عزیز		۳۵/۰۰	"
۴	" ناصر احمد صاحب ہاشمی		۲۵/۰۰	"
۵	" شیخ منظور احمد صاحب	گجرات	۲۵/۰۰	"

دوبئی

۱	مکرم سلیم احمد صاحب	۱۵۰/۰۰	درہم

۲	مکرم عبدالرزاق صاحب	۲۵/۰۰	دینار
۳	" مرزا اے بی برادرز	۷۵/۰۰	"
۴	" عنایت الرحمن صاحب	۵۰/۰۰	"
۵	" عبدالرشید ملک صاحب	۵۰/۰۰	"

ابوظہبی

		فلس	
۱	مکرم حنیف صاحب	۲۱/۴۷۵	"
۲	محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمود مجید صاحب	۳۰/۰۰	"
۳	مکرم سعید احمد صاحب آزاد	۲۹/۰۰	"
۴	" عبدالرشید صاحب	۲۹/۰۰	"

ایران

۱	مکرم بشارت احمد صاحب	۱۰۶۰۰/۰۰	ریال
۲	" محمد خلیق عالم صاحب فاروقی	۱۰۰۰۰/۰۰	ریال
۳	" سمیع اللہ صاحب مبارک	۱۰۶۰۰/۰۰	ریال
۴	" عزیز الرحمن صاحب	۸۴۴۵/۰۰	ریال
۵	" عبدالخالق صاحب بھٹے	۵۰۰۰/۰۰	ریال
۶	" محمد افضل صاحب	۲۵۰۰/۰۰	ریال
۷	" ملک مشتاق محمد صاحب	۲۵۰۰/۰۰	ریال

(ان کی طرف سے ۵۰/- روپے پاکستان میں ادا ہوئے) (سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیکرٹریان مال لجنہ اماء اللہ توجہ کریں

لجنہ اماء اللہ کے مالی سال کو گیارہ ماہ کا عرصہ گزر چکا ہے۔ جائزہ لینے پر معلوم ہوا کہ چندہ ممبری لجنہ اماء اللہ میں دس ہزار روپے کی کمی ہے۔ اسی طرح قریباً دو ہزار روپے کی کمی چندہ ناصرات میں ہے۔ سالانہ اجتماع کا چندہ بھی ابھی تک بہت کم وصول ہوا ہے۔ سب عہدیداران کو چاہیئے کہ وہ اپنے بجٹ کو وقت سے پہلے پورا کرنے کی کوشش کریں۔ آخر میں بجٹ پورا کرنا مشکل ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ اپنی متحدہ کوششوں سے اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کر سکیں۔ نادہندگان سے خاص طور پر بقایا جات وصول کرنے کی مہم چلائیں۔ تا ہر لجنہ کا بجٹ پورا ہو سکے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

نئے معاونین خاص تحریک جدید

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و احسان سے جن مخلصین کو سلسلہ کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیش نظر ایک ہزار روپیہ سالانہ قربانی کر کے معاونین خاص تحریک جدید میں داخلہ کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ ان کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔

قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۱۔ مکرم ملک مختار محمد صاحب محجوکہ تحصیل بھلوال۔ ضلع سرگودھا۔

۲۔ " چوہدری مختار احمد صاحب چک ۳ شمالی ضلع سرگودھا۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

درخواست دعا

۱۔ میری اہلیہ محترمہ صاحبہ کے ہاتھ کا کراچی میں اپریشن ہوا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس اپریشن کو کامیاب بنائے اور صحت کاملہ عطا فرمائے۔

(عبدالرحمن دہلوی دارالصدر شمالی۔ ربوہ)

۲۔ خاکسار کے والد محترم مختار احمد صاحب موضع گوئی تحصیل کوٹلی ضلع میرپور آزاد کشمیر ہرنیا اور درد گردہ سے بیمار ہیں۔ احباب سے ان کی شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ محمد حسین قمر کوٹلی

۳۔ مکرم محمد حسین صاحب بھٹی کئی ماہ سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ ان کی جلد شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (مبارک احمد ظفر۔ نوگراں ضلع گوجرانوالہ)

جب تک ہم دعا کی اہمیت کو نہ سمجھیں گے ہم کامیاب نہ ہو سکیں گے

جماعت کے دوستوں کو خصوصاً نوجوانوں کو نمازیں پڑھنے اور دعائیں کرنے کی عادت ڈالنی چاہیئے

(فرمودہ سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"غرض اپنے کاموں کے علاوہ یہ دعا بھی کرنی چاہیئے کہ خدایا! جس حد تک ہماری طاقت تھی ہم نے کوشش کی اب تو ہی اس کام کو پورا کر دے۔ کیونکہ یہ کام اب ہماری طاقت سے باہر ہے تم پہلے فرائض کو ادا کرنے کی طرف توجہ کرو اگر تم دعا کرتے رہو تو مجھے کسی خطبہ کی ضرورت ہی نہیں۔ اگر تمہارے اندر کمزوریاں اور خامیاں ہیں اور تم دعا کرتے ہو کہ خدایا! تو ان کمزوریوں اور خامیوں کو دُور کر دے۔ تو تمہاری دعا ہی ان کو دور کر دے گی۔ اگر تم نمازوں میں کمزور ہو اور تم دعا کرتے ہو کہ خدا تعالیٰ تمہاری اس کمزوری کو دور کر دے اور تمہارے اندر اس کمزوری کا احساس پایا جاتا ہے تو خدا تعالیٰ تمہاری کمزوری کو دور کرے گا۔ اور تم خود بھی نمازوں میں پابندی اختیار کرو گے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ کی مدد اس وقت ہی آئے گی جب تم خود بھی اپنے اندر تغیر پیدا کرو۔ اگر تمہارے اندر جوش اور اخلاص ہے اور پھر تم دعا کرتے ہو۔ تو تم کامیاب ہو جاؤ گے۔ ورنہ کامیابی تمہیں حاصل نہیں ہو سکتی۔

پس ضرورت اس بات کی ہے کہ تم اپنے اندر جوش اور اخلاص اور دعا پر یقین پیدا کرو۔ میں جماعت کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ خصوصاً نوجوانوں کو کہ وہ اپنے اندر دعا کرنے کی عادت پیدا کریں۔ پرانے لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ دیکھا ہے اور ان کے اندر دعا کرنے کی عادت پائی جاتی ہے اب نوجوانوں کو بھی اپنے اندر یہ عادت پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ خدا تعالیٰ کے سامنے رونے گڑگڑانے اور فریاد کرنے کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ اگر وہ پورے اخلاص یقین اور جوش کے ساتھ ایسا کریں گے تو خدا تعالیٰ کی مدد آئے گی جو ان کی حالت کو بھی درست کر دے گی اور کامیابی کے رستے بھی ان کے لئے کھول دے گی۔"

(الفضل ۱۷ دسمبر ۱۹۴۷ء)

ہمارا سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع

۵-۶-۷ اکتوبر ۱۹۷۲ء

جمعرات۔ جمعہ۔ ہفتہ۔ ربوہ میں منعقد ہوگا

خدام

اپنے اجتماع میں شامل ہو کر اجتماع کی برکات سے مستفید ہوں۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم راجہ علی محمد صاحب وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

نہایت افسوس اور رنج کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ سلسلہ احمدیہ کے نہایت مخلص خادم اور بزرگ حضرت راجہ علی محمد صاحب جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ میں شامل ہونے کا شرف حاصل تھا ۱۴ اور ۱۵ ستمبر کی درمیانی شب کو لاہور میں بعمر قریباً ۸۸ سال وفات پا کر محبوب حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

جنازہ ربوہ لایا گیا۔ جہاں پر ۱۵ ستمبر بروز جمعۃ المبارک پانچ بجے بعد نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد بوجہ موصی ہونے کے مقبرہ بہشتی کے قطعہ خاص میں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے دعا کرائی۔

محترم راجہ صاحب مرحوم نہایت مخلص اور متقی بزرگ تھے ۱۹۰۵ء میں ایک رؤیا کی بناء پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کا شرف حاصل کیا ۱۹۰۷ء میں بطور قانونگو ملازمت شروع کی تھی لیکن محنت قابلیت اور دیانت کی وجہ سے پہلے تحصیلدار اور پھر افسر مال کے عہدہ تک ترقی کی عمر بھر سلسلہ کی خدمت کرتے رہے ۴۶-۱۹۴۵ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو ناظر بیت المال مقرر فرمایا۔ چنانچہ اس عہدے پر کئی سال فائز رہے مجلس مشاورت میں اور سلسلہ کے دیگر اہم کاموں کے لئے حضور رضی اللہ عنہ بالعموم ضرور آپ کو مختلف سب کمیٹیوں کا ممبر نامزد فرماتے تھے۔ اور آپ اس حیثیت سے قابل قدر خدمات سرانجام دیتے رہے۔

محترم راجہ صاحب مرحوم کے فرزندان میں سے مکرم راجہ غالب احمد صاحب ایجوکیشن بورڈ سرگودھا کے چیئرمین ہیں۔ راجہ منصور احمد صاحب کرنل اور راجہ مبشر احمد صاحب لفٹننٹ کرنل اور راجہ باسط احمد صاحب میجر کے عہدہ پر فائز ہیں۔ راجہ منیر احمد صاحب ایم اے بھی آپ کے فرزند ہیں۔ مکرم مرزا منظور احمد صاحب لفٹننٹ کمانڈر چوہدری محمد اسلم صاحب ڈاکٹر میجر ضیاء الدین صاحب سید حمید احمد صاحب سیکشن آفیسر اور شیخ منیر احمد صاحب سول جج آپ کے داماد ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم راجہ صاحب کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل دے۔ اور مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

تقریب رخصتانہ

۱۷ ستمبر ۱۹۷۲ء بروز اتوار بعد نماز عصر عزیزہ امۃ الباسط ایم اے بنت محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب ناظم دارالافتاء ربوہ کی تقریب دعائے رخصتانہ عمل میں آئی۔

تلاوت اور درثمین سے منتخب دعائیہ اشعار کے بعد محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے دعا کرائی۔ عزیزہ کا نکاح ۲ سال قبل عزیز سید منصور احمد شاہ صاحب ابن محترم سید محمد اقبال صاحب آف لندن سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھا تھا۔

عزیزہ امۃ الباسط عنقریب لندن روانہ ہو رہی ہیں بخیریت پہنچنے دلی اطمینان و مسرت کے ساتھ رہنے اپنے خاندان اور جماعت کے لئے مفید وجود بننے کی توفیق کے لئے بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے دعا کی خاص درخواست ہے۔

مالکان ٹریکٹرز سے التماس

ربوہ کے تمام مالکان ٹریکٹرز سے التماس ہے کہ مجلس صحت کے پروگرام کے مطابق ربوہ کے میدانوں (Open spaces) کو حسین پارکوں اور گراؤنڈز میں بدلنے کے لئے جتنی دیر ہو سکے ٹریکٹر مجلس صحت کو دیں۔

چونکہ اس وقت ٹریکٹر بھی فارغ ہیں اور بارش بھی ہو چکی ہے اس لئے امید ہے کہ مجلس صحت کے نمائندگان جب آپ کے پاس آئیں تو آپ حتی الامکان ان سے تعاون فرمائیں گے۔ حضور کا ارشاد ہے کہ اس کام کے لئے ربوہ کے ہی ٹریکٹر استعمال ہوں۔ ہاں اگر کوئی مالک ٹریکٹر ڈیزل کا خرچ لینا چاہے تو ان کو ادا کر دیا جائے گا۔

امید ہے تمام مالکان ٹریکٹر مجلس صحت کے پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے تعاون فرمائیں گے تاکہ ہم جلد از جلد ربوہ کو ایک حسین اور خوبصورت شہر بنا دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(سیکرٹری مجلس صحت ربوہ)

درخواست دعا

مکرم چوہدری غلام احمد صاحب مختار عام صدر انجمن احمدیہ کی لڑکی عزیزہ ارشاد پروین اہلیہ مکرم مجید احمد خان صاحب بی اے ایل سرگودھا درد گردہ کی وجہ سے شدید بیمار ہیں ہسپتال میں داخل ہیں دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین (سید جواد علی)

9949

BAHAWALNAGAR 23 SEP 72